شیطان کا غلبہ روکنے کا نسخہ!!

<"xml encoding="UTF-8?>

شیطان کا غلبہ روکنے کا نسخہ!!

گیارہ صفر چودہ سو بتیس ہجری قمری کو فقہ کے اجتہادی و استنباطی درس " درس خارج" سے قبل حسب معمول فرزند رسول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک قول مع تشریح بیان کیا۔ اس روایت میں شیطان کے غلبے سے بچنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ یہ قول زریں، اس کا ترجمہ اور شرح پیش خدمت ہے؛

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دشمن (یہاں مراد شیطان ہے) کے مقابلے میں انسان کو استقامت اور تقویت عطا کرنے والي اور اسے دشمن کے تسلط میں جانے اور اس سے مغلوب ہونے سے بچانے والي سب سے پہلي چیز ہے؛ "واعظ من قلبه" انسان کا ناصح قلب۔ دل اگر بیدار و متنبہ ہو تو انسان کو نصیحت کرتا رہتا ہے۔

کتاب الفقیه میں منقول ہے؛ "قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ع مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ مِنْ قَلْبِهِ وَ زَاجِرٌ مِنْ نَفْسِهِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرِينٌ مُرْشِدٌ اسْتَمْكَنَ عَدُوَّهُ مِنْ عُنُقِه"شافي، صفحه ي 652

ترجمہ و تشریح: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دشمن (یہاں مراد شیطان ہے) کے مقابلے میں انسان کو استقامت اور تقویت عطا کرنے والي اور اسے دشمن کے تسلط میں جانے اور اس سے مغلوب ہونے سے بچانے والي سب سے پہلي چیز ہے؛ "واعظ من قلبه" انسان کا ناصح قلب۔ دل اگر بیدار و متنبہ ہو تو انسان کو نصیحت کرتا رہتا ہے۔ انسان کے دل کو اپني نصیحت پر آمادہ کرنے اور اپني ذات کے لئے واعظ بنانے میں صحیفہ سجادیہ اور دیگر کتب میں منقول دعاؤں اور اسي طرح صبح کي بیداري کا بہت اہم کردار ہے۔ یہ چیزیں انسان کے دل کو اس کے لئے ناصح اور واعظ بنا دیتي ہیں۔ تو پہلي چیز ہے ناصح قلب۔

دوسري چيز ہے؛ "زاجر من نفسہ" يعني انسان کے اندر کوئي روکنے والا، منع کرنے والا اور خبردار کرنے والا ہو۔ اگر يہ دونوں چيزيں نہ ہوں اور " ولم يکن لہ قرين مرشد" رہنمائي کرنے والا کوئي ساتھي بھي نہ ہو جو اس کي رہنمائي اور مدد کر سکے، کہ جو شيطان کے غلبے سے بچانے والي تيسري چيز ہے، (تو عين ممکن ہے کہ اس پر شيطان غالب آ جائے)۔ اگر انسان کے اندر کوئي طاقت ايسي نہيں ہے جو اس کي ہدايت کرے، اس کے نفس کو قابو ميں رکھے تو اسے کسي دوست اور ہمنوا کي شديد ضرورت ہے۔ ايسا ہمنوا جس کے بارے ميں ارشاد ہوا ہے کہ " من يذکرکم اللہ رويتہ" جس کا ديدار تمہيں اللہ کي ياد دلائے۔ اگر وہ شخص ايسے دوست سے بھي محروم ہے تو "استمکن عدوہ من عنقہ" اس نے خود کو اپنے دشمن کا مطيع بنا ليا ہے، اپنے اوپر دشمن کو مسلط کر ليا ہے۔ دشمن سے مراد شيطان ہے۔ تو يہ چيزيں ضروري ہيں۔ انسان کا ضمير اسے نصيحت ديتا ہے۔ کسي بھي انسان کے لئے بہترين ناصح خود اس کا ضمير ہے کيونکہ انسان کبھي اپنے ضمير کي بات کا برا نہيں مانتا۔ اگر کسي اور نے نصيحت کي اور لہجہ ذرا سا سخت اور تند ہوا تو انسان برا مان جاتا ہے ليکن جب انسان کا ضمير نصيحت کرتا ہے، ملامت کرتا ہے، خود کو ناسزا کہتا ہے، سرزنش کرتا ہے تو يہ چيز بہت موثر واقع ہوتي ہے۔ يہ نصيحت اور موعظہ بہت ضروري ہے۔ اس کے ساتہ ساتہ ہي يا اس خصوصيت کے فقدان کي صورت ميں ايسے دوست اور ہمدرد کا ہونا ضروري ہے جو انسان کي مدد کرے۔

(ماخوذ از : درس خارج قائد انقلاب اسلامی)

.source : http://www.hajij